عورت نے نمازِ تسبیح کی امامت کروائی، تو نماز کا حکم؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-483

تاریخ اجراء: 16 محرم الحرام 1446ھ / 23 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی اسلامی بہن دن کے وقت دیگر اسلامی بہنوں کے بیچ میں کھڑی ہو کر اُنہیں صلوۃ التسبیح کی نماز پڑھائے، اور قراءت اور تمام اذکارِ نماز اونچی آواز سے پڑھے، اس نیت سے کہ باقی بہنیں بھی اسے سن کر پڑھ لیں۔ اب پتہ چلا کہ اس طرح عورت امام بن کر نماز نہیں پڑھا سکتی، تو اب جو نماز پڑھائی، وہ نماز ہوئی یا نہیں اور یہ بھی کہ اگر ہو گئی تو قراءت اور دیگر اذکار نماز کو اونچی آواز میں پڑھنے کی وجہ سے وہ نماز واجب الاعادہ ہو گی یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت کا امام بننا اور جماعت کروانا مطلقاً مکروہِ تحریمی ناجائز و گناہ ہے، چاہے فرض نماز میں ہو، یا تراویح و دیگر نفل نمازوں میں، البتہ اگر عورت امام بن کر عورتوں کو نماز پڑھا لے، تو نماز بہر حال ادا ہو جائے گی، کیونکہ عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی عورتوں کو نماز پڑھائے گی، تو نماز ہو جائے گی، لہٰذا اسلامی بہن کا دیگر اسلامی بہنوں کو صلوۃ التسبیح کی امامت کروانا اگرچہ شرعاً جائز نہیں، البتہ **صلوۃ التسبیح ادا ہو جائے گی، مگر واجب الاعادہ ہو گی،** کیونکہ دن میں پڑھے جانے والے نوافل میں امام اور مُنفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) ہر دو شخصوں پر آہستہ قراءت کرنا واجب ہے، اور بلند آواز سے پڑھنا، ناجائز و گناہ ہے، اگر امام و منفرد میں سے کوئی دن کے نوافل میں ایک آیت جس سے قراءت کا فرض ادا ہو جاتا ہے (یعنی جو کم از کم چھ حروف پر مشتمل ہو، اور اس میں دو کلمے ہوں) یا اس کی مقدار بھول کر بلند آواز سے تلاوت کر لے، تو سجدہ سہو واجب ہو تا ہے، اور قصداً یعنی جان بوجھ کر ایک آیت یا اس کی مقدار بلند آواز سے پڑھ لے، تو جان بوجھ کر واجب ترک کرنے کے سبب نماز کا اعادہ واجب ہو تا ہے، لہٰذا جان بوجھ کر صلوۃ التسبیح میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ ہو گی، امام بننے والی اسلامی بہن اور دیگر

مقتدی اسلامی بہنوں پر اس صلوۃ التسبیح کی نماز کو دوبارہ پڑھنا شرعاً واجب ہو گا۔ ہاں اعادے میں صلوۃ التسبیح کی طرح، تسبیحات پڑھنا ضروری نہیں ہو گا، بلکہ صرف چار رکعت واجب الاعادہ کی نیت سے عام نوافل کی طرح سب علیحدہ علیحدہ پڑھ لیں، تو بھی درست ہے۔

باقی جہاں تک اذکار نماز کو بلند آواز سے پڑھنے کی بات ہے، تو نماز میں دعا، ثناء اور تسبیحات وغیرہ میں اصل یہ ہے کہ ان کو آہستہ آواز سے پڑھا جائے، اور بلند آواز سے پڑھنا خلاف سنت ہے، مگر اس سے نماز بہر حال درست ادا ہو جاتی ہے، سجدہ سہو یا نماز کا اعادہ واجب نہیں ہوتا۔

عورتوں کی جماعت کے مکروہ تحریمی ہونے سے متعلق ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر میں ہے: "(وكذا) يكره (جماعة النساء وحدهن)؛ لأنه يلزمهن إحدى المحظورين إما قيام الإمام وسط الصف، أو تقدمه وهما مكروهان في حقهن كراهة تحريم" ترجمہ: اور اسی طرح صرف عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، کیونکہ اس میں دو ممنوع کاموں میں سے ایک کا پایا جانا لازم آئے گا، وہ یہ کہ یا تو امام (بننے والی عورت) کا قیام صف کے بیچ میں ہو گا یا صف سے آگے ہو گا، اور یہ دونوں عورتوں کے حق میں مکروہ تحریمی ہیں۔ (ملتقی الابحر مع مجمع الانہر، جلد1، کتاب الصلاۃ، باب الجماعة، صفحہ108، دار إحياء التراث العربي)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "ويكره امامة المرأة للنساء فى الصلاة كلها من الفرائض والنوافل" ترجمہ: عورت کا، عورتوں کی امامت کرنا، فرائض ونوافل تمام نمازوں میں مکروہ ہے۔ (الفتاوی الھندیة، جلد1، باب الامامة، صفحہ 94، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عورت نے امام بن کر عورتوں کو نماز پڑھائی تو نماز بہر حال ادا ہو جائے گی، کیونکہ عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، چنانچہ بہار شریعت میں ہے: "عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امام ہو سکتی ہے، اگرچہ مکروہ ہے۔" (بہار شریعت، جلد1 حصہ3، صفحہ561، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دن کے نوافل میں امام و منفرد میں سے ہر ایک پر آہستہ قراءت واجب ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(ويجهر الامام) وجوبا (فى الفجر وأولى العشاءين أداء وقضاء وجمعة وعيدين وتراويح ووتر فى رمضان۔۔۔ (ويسر فى غيرها كمتنفل بالنهار) فإنه يسر" ملتقطاً ترجمہ: امام وجوبی طور پر فجر اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، جہر کے ساتھ قراءت کرے گا، چاہے یہ نمازیں ادا ہوں یا قضا۔ یونہی جمعہ،

عیدین، تراویح اور رمضان کی وتر میں بھی جہر کرے گا۔ اور اس کے علاوہ نمازوں میں آہستہ قراءت کرے گا، جیسا کہ دن کے نوافل پڑھنے والا آہستہ آواز میں پڑھے گا۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، صفحہ305، 306، دار المعرفہ، بیروت)

بحر الرائق میں ہے: "المتنفل بالنھار یجب علیه الاخفاء مطلقا" ترجمہ: دن میں نوافل پڑھنے والے پر مطلقاً آہستہ قراءت کرنا واجب ہے۔ (بحر الرائق، جلد1، صفحہ355، دار الكتاب الاسلامي، بيروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "دن کے نفل میں اِخفا واجب ہے، حدیث میں ہے: "صلوۃ النھار عجماء" ترجمہ: دن کی نماز میں قراءت آہستہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ444، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سری نماز میں جہر کے ساتھ قراءت کرنے سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: "**لو جهر فيما يخافت أو** خافت فیما یجھر وجب علیه سجود السھو واختلفوا فی مقدار ما یجب به السھو منھما قیل یعتبر فی الفصلین بقدر ما تجوز به الصلاۃ وھو الاصح" ترجمہ: اگر امام نے سری نماز میں جہری قراءت کی یا جہری نماز میں سری قراءت کی تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ پھر فقہاء کا اس مقدار کے متعلق اختلاف ہے جس سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ دونوں صورتوں میں بقدر جواز نماز معتبر ہے اور یہی اصح ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد1، الباب الثاني عشر في سجود السھو صفحہ128، دار الكتب العلميه، بيروت)

امام و منفرد میں سے کسی نے قصداً سری نماز میں بلند آواز سے کم از کم ایک آیت پڑھی، تو اعادہ واجب ہو گا، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "اگر امام اُن رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔۔۔ اتنا قرآن عظیم جس سے فرض قراءت ادا ہو سکے (اور وُہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ایک آیت ہے) بھول کر بآواز پڑھ جائے گا، تو بلاشبہ سجدہ سہو واجب ہو گا، اگر بلا عذرِ شرعی سجدہ نہ کیا، یا اس قدر قصداً بآواز پڑھا تو نماز کا پھیرنا واجب ہے۔۔۔ بحر الرائق و عالمگیری میں ہے: "لا یجب السجود فی العمد وانما یجب الاعادۃ جبرا لنقصانه" (یعنی عمداً (ترک واجب سے) سجدہ سہو واجب نہیں، سجدہ سہو تو کمی کو ختم کرنے کے لئے واجب ہوتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ251، 252، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صلوۃ التسبیح کے اعادے میں تسبیحات کا اعادہ ضروری نہیں، جیسا کہ جب تراویح واجب الاعادہ ہو جائے، تو تراویح میں پڑھے جانے والے قرآن کا اعادہ لازم نہیں ہوتا، بلکہ عام نفل کی طرح صرف دو رکعت پڑھنا کافی ہوتا، چنانچہ

سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:"(صورت مسئولہ میں تراویح کی) نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی۔۔۔ مگر اعادہ تراویح سے اعادہ قرآن لازم نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ481، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اذکار نماز کو آہستہ آواز میں پڑھنا سنت ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:"(سننها)۔۔۔والثناء، والتعوذ، والتسمية، والتأمين سرا" ترجمہ: نماز کی سنتیں۔۔۔ تو ثنا، تعوذ، تسمیہ، اور آمین کو آہستہ آواز میں پڑھنا (بھی سنت ہے)۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد1، صفحہ80، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اذکار نماز کو بلند آواز سے پڑھا تو نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو یا اعادہ واجب نہیں، چنانچہ ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے:"قد صرحوا بأنه إذا جهر سهوا بشيء من الأدعية والأثنية ولو تشهدا فإنه لا يجب عليه السجود" ترجمہ: فقہائے کرام نے صراحت فرمائی ہے کہ جب کوئی بھول کر دعا، ثنا میں سے کسی کو، خواہ تشہد کو بلند آواز سے پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہو گا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، صفحہ358، دارالمعرفہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم